(سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن لکھنؤ نمبر ۱۲۵۴)

حسین
اور ان کی تعلیم

از

مسٹر ایس ایس سکسینہ
چیف ایڈیٹر
اخبار نوجیون
بریلی

مطبوعۂ
سرفراز قومی پریس
لکھنؤ

قیمت ۲۰ نئے پیسے
محصولڈاک ۸ نئے پیسے

تعارف

حضرت امام حسینؑ کی ذات اپنے لاثانی اور غیر فانی کارنامے کی جہت سے دنیا کے کسی بھی گوشہ میں یا کسی بھی مذہب و ملت میں محتاج تعارف نہیں ہے۔ ہندو ہوں کہ عیسائی۔ پارسی ہوں کہ جینی مشرقی ہوں کہ مغربی سب ہی عظیم حسینی عظمت و برتری کے سامنے سرنگوں ہوتے ہوئے نذر عقیدت پیش کرتے رہتے ہیں۔

اس سلسلہ میں جناب ایس۔ ایس سکسینہ صاحب چیف اڈیٹر اخبار نوجیون بریلی کی وہ بسیط تقریر جو موصوف نے پُرزور عنوان سے لکھنؤ کے یادگار حسینی والے جلسہ میں فرمائی تھی ہم مشن سے بصورت رسالہ شایع کر رہے ہیں۔

آپ کی اس معلوماتی تقریر کی افادیت عام کرنے کے لیے افراد ملت کا یہ فریضہ قرار پاتا ہے کہ وہ کثیر تعداد میں اسے غیروں میں تقسیم کریں اور اپنے تبلیغی فریضہ سے عہدہ برآ ہوں۔

الداعی الی الخیر

سید ابن حسینؑ نقوی

آنریری سکریٹری امامیہ مشن لکھنؤ

(انڈیا)

ماہ صفر سنہ ۱۳۷۸ھ

حسینؑ اور اُن کی تعلیم

آج ہم اس متبرک زمین پر امام حسینؑ علیہ السلام کی تیرہ سو سالہ یادگار منا رہے ہیں۔ اس زمین کے متبرک ہونے کی نسبت کوئی صاحب اپنے دل میں تعجب نہ کریں، اس زمین سے مجھ کو کیا خصوصی تعلقات ہیں اور میرے دل میں اس کی کیا عظمت ہے اس کے اظہار کا یہاں موقع نہیں ہے لیکن مناسبت جلسہ کیلیے اس زمین کی عظمت کے لیے یہ شرف کیا کم ہے کہ یہاں امام حسینؑ کی یادگار کا جلسہ منعقد ہو رہا ہے۔

امام حسینؑ کون ہیں، کیا تھے، کہاں ہیں؟ امام حسینؑ کون ہیں اس کو کون نہیں جانتا۔ اس جلسہ میں میرا آپ سے یہی ذریعہ تعارف ہے کہ میں انجمن حسینی کا ممبر ہوں اور خادمان حسینی کا خادم ہوں، اس کے بعد میں کیونکر جرأت کروں کہ آپ کا تعارف امام حسینؑ سے کراؤں۔

دنیا میں چند ہستیاں ایسی گذری ہیں جو کسی تعارف کی محتاج نہیں ہیں۔ مثلاً مہاتما بدھ، حضرت عیسیٰؑ، شری رامچندر جی حضرت محمد صاحب

حضرت امام حسینؑ ۔ یہ بزرگان بین الاقوامی شہرت کے مالک ہیں اور پڑھے لکھے تو در کنار جاہل اور غیر تعلیم یافتہ صحرائی لوگ بھی ان سے واقف ہیں بالخصوص امام حسینؑ کے نام اور ان کے مخصوص صفات سے دنیا جتنا زیادہ واقف ہے اس کا اندازہ کرنا قطعی ناممکن ۔ کسی بچہ سے پوچھو کہ امام حسینؑ کون تھے؟ وہ جواب دیگا جن کا محرم ہوتا ہے ۔

محرم کا چاند نمودار ہوا اور شیئن حسینؑ کی آواز تا بہ فلک جانے لگی مجالس، ماتم ۔ سبیل، لنگر، نوحے، علم، تخت ۔ تعزیئے، جلوس ماتمی باجے غرضکہ مختلف طریقوں پر اپنے اپنے مذاق کے مطابق لوگ امام حسینؑ کی یاد تازہ کرتے ہیں ۔

کم سمجھ بچے اور دیہاتی لوگ بھی جانتے ہیں کہ امام حسینؑ بہت مظلوم تھے اور تین دن کی بھوک پیاس میں اپنے ساتھی عزیزوں اور بچوں کے ہمراہ دریا کے قریب پیاسے شہید کئے گئے اور ان کے چھ مہینے کے بچہؑ کو بھی پانی نہ ملا ۔

فطرت انسانی ظلم کو پسند نہیں کرتی اور ظالم سے بیزاری اور مظلوم کے ساتھ ہمدردی عین فطرت انسانی کے مطابق ہے یہی باعث ہے کہ امام حسینؑ سے ہمدردی رکھنے والے صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ دنیا امام حسینؑ کی ہمدرد اور طرفدار ہے ۔ تمام متمدن اور مہذب اقوام امام حسینؑ کی عزت کرتے ہیں اور ان کا

احسان مانتی ہیں اور باوجود ثروت طاقت، سلطنت اور دولت کے یزید کے ساتھ ہمدردی رکھنے والا کوئی نہیں ہے اور جب تک دنیا میں تہذیب انسانی کا وجود ہے یزید کا نام ہمیشہ لعنت کے ساتھ لیا جائیگا۔

تاریخ یا واقعات کربلا کی کسی کتاب کو لے کر ایک تعلیمیافتہ یا غیر تعلیمیافتہ یہودی۔ نصرانی۔ بدھ۔ ہندو غرضیکہ کسی قوم یا کسی ملک کے رہنے والے کے سامنے پڑھیئے یا بیان کیجیئے اُسے یہ نہ بتلایئے کہ یہ واقعہ کس پر گذرا ہے ناموں کو بدل دیجیئے لیکن اسکے باوجود بھی سننے والا چشم نم کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

واقعات اور مشاہدات سے ثابت ہے کہ امام حسینؑ کے پرستار صرف مسلمانوں ہی میں محدود نہیں بلکہ تعلیمیافتہ اور غیر تعلیمیافتہ ہر طبقہ کے ہندو عیسائی اور غیر مسلم سب امام حسینؑ کی عزت کرتے ہیں اور ان کی یاد مناتے ہیں اور امام حسینؑ کی روحانیت سے متاثر ہیں۔ مثال کے طور پر دیکھیئے مہاراجہ گوالیار صاحب کے یہاں کتنی شان و شوکت سے محرم ہوتا ہے مہاراجہ سر کشن پرشاد صاحب آنجہانی (حیدرآباد دکن) نے امام حسینؑ کے کے متعلق کیسی پُر خلوص نظمیں تصنیف فرمائی ہیں اگر محققین اہل یورپ اہل فرنگ کے اقوال کو ملاحظہ فرمایئے تو معلوم ہوگا کہ یہ حضرات مسلمانوں سے زیادہ امام حسینؑ کے شیدائی ہیں اور امام حسین کی تعلیم کے سائنٹفک پہلو سے واقف ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ امام حسینؑ نے جو کارنامہ دنیا کے سامنے پیش کیا ہر

اسپر عالم انسانیت کو بجا ناز ہے تعلیم اور اخلاق کسی ملک یا قوم کی ملکیت نہیں قرار پا سکتی بلکہ عوام کو حق ہے کہ اس سے جس قدر چاہیں فائدہ حاصل کریں اور اختیار کریں۔

سچ بولنا۔ چوری سے پرہیز کرنا۔ پاکیزگی کے ساتھ زندگی بسر کرنا غریبوں کی مدد کرنا۔ یتیموں کی پرورش کرنا مریضوں کے لیئے دوا مہیا کرنا۔ اچھے اصول کسی خاص قوم یا مذہب کی ملکیت نہیں ہیں۔

امام حسین ؑ کی خصوصیات پر مختلف اقوام کے اکابرین محققین نے اپنے اپنے تصورات کے مطابق مدح سرائی کی ہے۔ تنگی وقت اور اپنی بے بضاعتی اجازت نہیں دیتی کہ میں ان جملہ محققین کے اقوال پر تنقیدی تبصرہ پیش کروں آپ صاحبان واقف ہیں کہ دور حاضرہ میں مذہبی تعصبات کا طوفان تلاطم خیز ہے۔ یہ بھی امام حسین ؑ کے نام کی برکت اور خصوصیت ہے کہ اس نام کے باعث ہندو۔ مسلم۔ عیسائی۔ لیگی۔ کانگریسی۔ مہا سبھائی غرضکہ ہر عقیدہ اور جماعت کے ہندوستانی حسینی پلیٹ فارم پر جمع ہو گئے ہیں اور اگر پرماتما کی سہایتا شامل حال رہی تو عجب نہیں کہ اسی نام کی برکت سے اقوام ہند اس میں متحد ہو جائیں اور اختلاف اور پھوٹ کی بیماری کا بنس ہندوستان کی سرزمین سے ناپید ہو جائے۔ صاحبان! یہ بڑا عظیم پلیٹ فارم ہے میں جانتا ہوں کہ مجھ میں اہلیت نہیں ہے کہ میں آپ جیسے قابل مجمع کے سامنے اس مضمون پر

کچھ کہہ سکوں یہ آپ کی محبت اور مہربانی ہے کہ آپ نے ایسے موقع پر مجھ کو اظہار خیال کا موقع دیا۔ میں اس مہربانی کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اس جگہ بلا کر آپ نے میری بہت عزت افزائی کی یہ ایسا وسیع مضمون ہے کہ اس پر گھنٹوں تقریریں کرنے کے بعد بھی سیری نہیں ہو سکتی اس لیے میں چاہتا ہوں کہ تمہید کو ترک کر کے جو کچھ اس مضمون کے متعلق عرض کرنا چاہتا ہوں پیش کروں۔

امام حسین ع مسلمانوں کے ہر دلعزیز پیشوا ہیں۔ رسول عربی ص کے نواسے ہیں۔ اس لیئے ہر مسلمان ان کا شیدائی ہے لیکن فی الحقیقت میں امام حسین ع کی اس وجہ سے قدر کرتا ہوں کہ ان میں وہ سب صفات حمیدہ اور اوصاف برگزیدہ موجود ہیں جو ایک مہاپرش کے لیے ضروری ہیں۔

امام حسین ع ان لوگوں کی نگاہ میں بھی بہت معزز ہیں جو مسلمان نہیں ہیں اور امام حسین ع نے صرف مسلمانوں کی ہدایت نہیں کی بلکہ امام حسین ع نے تعلیم اور عمل کی ایسی مثال قائم کی ہے جس سے تمام دنیا نفع اٹھا سکتی ہے اور اٹھا رہی ہے۔

امام حسین ع کے کمالات صرف زہد و تقویٰ۔ ریاضات و عبادات اور تعلیمات محمدی کی واقفیت پر ختم نہیں ہوتے بلکہ ان کی زندگی کے سوانح حالات اور تاریخ کی ورق گردانی سے ظاہر ہوتا ہے کہ امام حسین ع نے تحفظ آزادی کے لیئے اپنا کنبہ نثار کر دیا۔ لیکن خود دوسروں کی آزادی سلب کرنیکا

باعث نہ ہوئے دنیا پر ظاہر کر دیا کہ آزادی کا سچا پرستار اس اصول کی حفاظت پر کس طرح اپنی جان دے سکتا ہے۔

امام حسینؑ نے دنیا کو شجاعت، نیک کرداری۔ راست بازی اور اعتدال کی تعلیم دی، اور دنیا کو مکر و فریب دغا اور غلط کرداری سے روکا اور بتایا کہ تحفظ جان یا کامیابی حاصل کرنے کے لیے مذموم طریقے استعمال کرنا شرافت انسانی کے خلاف ہے۔ ایسے طریقے استعمال کرنے کے بجائے جان دیدینا بہتر ہے۔ اگر مسجد اور خانقاہ میں بلند پایہ عابد اور متقی نظر آتے ہیں تو خانگی زندگی میں امام حسینؑ بہترین باپ بھائی اور شوہر ہیں۔ تو میدان جنگ میں بہترین کمانڈر اور سپہ سالار ہیں۔ میدان سیاست میں مدبر ہیں اور بنی نوع انسان کے سچے ہمدرد ہیں، غریبوں کے محافظ اور مددگار ہیں۔ انسانی آزادی اور آزادی ضمیر کے ایسے حامی اور شیدائی ہیں کہ اس اصول کے تحفظ میں تن من دھن سب لٹا بیٹھے اور اُف نہ کی۔ امام حسینؑ نے یہ قربانی اپنی خاطر یا مسلمانوں کی خاطر نہیں کی بلکہ مقصود دنیا کی اصلاح اور دنیا کی ہدایت تھی۔

حصول آزادی اور تحفظ آزادی کے لیے امام حسینؑ نے ایسی عدیم المثال تعلیم دنیا کے سامنے پیش کی ہے جس کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ امام حسینؑ کی تعلیم سے ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ انسان کو اخیر دم تک تدابیر اپنی

حفاظت کے لیے کرنا ضروری ہیں لیکن کمی طاقت یا کمی افواج کے باعث آدمی کو پست ہمت نہ ہونا چاہیے بلکہ اگر وہ سچائی پر ہے تو اس کو جادۂ مستقیم کو نہ چھوڑنا چاہیے۔ خواہ دشمن کتنا ہی قوی اور صاحب اقتدار ہو۔ یہ امام حسینؑ کی ہمت تھی کہ امام حسینؑ نے ہزاروں افواج کا مقابلہ جن کی تعداد کم از کم تیس ۳۰ ہزار تھی، صرف بہتر سپاہیوں سے کیا ان سپاہیوں کو موجودہ اصول جنگ کے بموجب سپاہی نہیں کہا جا سکتا کیونکہ ان میں کم عمر بچے اور ۹۰ برس کے بڈھے بھی شامل تھے۔

اگر امام حسینؑ کے ذکر کے ساتھ ان کے رفقاء نامدار کا تذکرہ نہ کیا جائے تو یہ بڑا ظلم ہو گا۔ اگر امام حسینؑ نے دنیا کو شجاعت، آزادی، شرافت اور سچائی کے اُصول بتائے تو امام حسینؑ کے ساتھیوں نے بھی دنیا کے سامنے وفاداری اور اپنے سردار کے حکم ماننے کا عدیم المثال نمونہ پیش کیا۔ ان کے ساتھیوں میں سے نہ کسی نے دغا کی۔ نہ وفاداری سے منھ موڑا اور نہ اپنی تکالیف کی شکایت سردار سے کی۔

امام حسینؑ کے ساتھیوں میں کچھ مستورات بھی تھیں۔ ان بی بیوں نے بھی خواتین عالم کی ہدایت کے لیے بہترین نمونہ پیش کیا۔ مصیبت کے وقت اپنے شوہروں۔ بھائیوں اور بچوں کو ہدایت کی کہ اپنے سردار کی حفاظت اور خدمت سے منھ نہ موڑنا اور جب تک جان باقی ہے

وفاداری سے نہ ہٹنا

دنیا کی تاریخ میں ایسے سردار اور ساتھیوں کی نظیر ڈھونڈھے سے بھی نہیں ملتی۔ امام حسینؑ عرب کے بہت بڑے سردار تھے، مسلمانوں کی آنکھ کی روشنی تھے، اگر چاہتے تو یزید سے زیادہ گراں لشکر فراہم کرسکتے تھے مگر امام حسینؑ انسانی خونریزی کو پسند نہیں کرتے تھے اور چاہتے تھے کہ کسی طرح جنگ ٹل جائے، اسی لیے امام حسینؑ بہت مختصر ساتھیوں کے ہمراہ کوفیوں کی دعوت پر میسوپوٹامیہ کو روانہ ہوئے تاکہ کوفہ کے رہنے والوں کی روحانی رہبری کریں۔ لیکن یزید جنگ پر تلا ہوا تھا۔ یزید نے اپنی فوج کو حکم دیا کہ امام حسینؑ کو گرفتار کرلو یا اُن سے بیعت لے لو اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو قتل کردو۔

جیتے جی آزادی سے ہاتھ دھونا یا اپنے ضمیر کے خلاف بیعت کرنا امام حسینؑ کی شریف النفس طبیعت کو گوارا نہ تھا لہٰذا امام حسینؑ نے اس پر شہادت کو ترجیح دی۔ صرف امام حسینؑ ہی نے نہیں بلکہ ان کے تمام ساتھی بچے اور عورتیں بھی اس پر آمادہ ہوگئے۔

امام حسینؑ میدان کربلا میں پہونچے تھے کہ لشکر یزید نے ان کو محصور کرلیا۔ تین دن تک امام حسینؑ نے جنگ کو ٹالا اپنا خیمہ دریا سے ہٹا لیا اور بھوک اور پیاس کی تکلیف صبر اور استقلال کے ساتھ برداشت کرتے رہے اور جب فوج یزید نے خود حملہ میں پیش قدمی کی تو مدافعانہ جنگ کی گئی۔

جس میں فوج کا بچہ بچہ شہید ہوا

روز عاشورہ امام حسینؑ کا صبر اور استقلال عقول انسانی کو متحیر کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔۔ امام حسینؑ کے ساتھی بھائی بھتیجے بیٹے ایک ایک کرکے شہید ہو گئے۔

امام حسینؑ نے اپنے مختصر لشکر کو اسی طرح ترتیب دیا تھا جس طرح ایک کمانڈر فوج کو ترتیب دیتا ہے۔ امام حسینؑ کو خوف وہراس یا شکست یا جان جانے کا کوئی خدشہ نہ تھا۔ امام حسینؑ کا لشکر پورے اطمینان کے ساتھ ہزاروں دشمنوں کے مقابلہ میں نبرد آزما رہا۔ اگر ہر سپاہی کی شجاعت کے کارناموں کا ذکر کروں تو وقت میں گنجائش نہیں لیکن یقین مانیے کہ ہر سپاہی سیکڑوں دشمنوں پر بھاری تھا۔ اور ایک ایک سپاہی سے فوج یزیدی کانپ اٹھی۔ یہ سپاہی بے شک شہید ہوئے لیکن یہ مفتوح نہیں ہوئے۔ ان سپاہیوں نے مرکر ابدی زندگی حاصل کرلی کسی نے خوب کہا ہے۔

ہرگز نمیرد آن کہ دلش زندہ شد بہ عشق

ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

امام حسینؑ اور یزید کی جنگ کیا تھی بلکہ مکاری وظلم اور سچائی کے درمیان معرکہ تھا گو بظاہر امام حسینؑ شہید ہوئے لیکن فی الحقیقت سچائی اور شرافت کا معرکہ امام حسینؑ ہی کے ہاتھ رہا۔ یہی وجہ ہے کہ محرم میں امام حسینؑ

کی فتح کا ڈنکا اطراف عالم میں بجتا ہے اور یزید کی سیہ کاری پر ملامت ہوتی ہے۔ امام حسینؑ کی شرافت اور یزید کی دنائت کی یہ ادنیٰ امثال ہے کہ امام حسینؑ نے فوج یزیدی کو اس وقت پانی پلا دیا جبکہ وہ پیاس سے جاں بلب تھے، دریا قریب نہ تھا۔ اور امام حسینؑ کے پاس اپنی ضرورت سے زائد پانی نہ تھا لیکن امام حسینؑ نے اخلاق انسانی اور شرافت انسانی کی نظیر قائم کی اور اپنی ضروریات کو پس پشت ڈال کر کُل پانی یزید کے لشکریوں کو پلا دیا۔ اور اس کے برخلاف یزید کی فوج کے کمینہ پن کو ملاحظہ کیجیے کہ جب امام حسینؑ نے اپنے صغیر السن بچہ کو پیاس سے جاں بلب دیکھا تو یزیدی فوج کے سامنے لا کر فوج کو اس کے حال سے باخبر کیا اور استدعا کی کہ اس بچہؑ کی جان بچانے کے لیے اس کو چند قطرہ ہائے آب سے سیراب کر جاؤ۔ اور خود پانی پلا جاؤ۔ مگر ان کو یہ توفیق نہ ہوئی کہ ایک چھ ماہ کے بچہ کو چند قطرہ ہائے آب بھی دے سکتے بلکہ اسکا جواب تیر سے دیا گیا اور آب تیر سے اس کو سیراب کیا گیا۔ امام حسینؑ پر جو مظالم یزیدی فوج کر سکتی تھی اس نے ختم کیے۔

اے اہل بصیرت اس واقعہ سے عبرت حاصل کرو اور سبق سیکھو اگر تم سچائی پر ہو تو فتح تمھاری ہو گی جان جانے سے مقصد اصلی فوت نہیں ہو سکتا۔ دنیا کے ظالم بھی متنبہ ہوں کہ کمزور اور نہتے لوگوں پر ظلم کرنا کبھی تم کو

حقیقی عزت یا کامیابی کے منازل تک نہیں پہونچا سکتا ان ارذل طریقوں سے اگر بادی النظر میں تم کو کامیابی بھی حاصل ہو گئی تو یہ بہت مختصر وقت کے لیے ہوگی اور منتقم حقیقی تم کو تمھاری بدکرداریوں کی سزا اسی طرح دیگا جس طرح پرماتما نے یزید کے ساتھیوں کو ذلت کے ساتھ نیست ونابود کر دیا۔

تعلیم حسینی میں اقوام عالم کی بھلائی کا راز مضمر ہے حسینی تعلیم کلیتہً عملی تعلیم ہے۔ اور جس طرح امام حسینؑ نے اُس پر عمل کر کے دنیا کو صبر و صداقت اور شجاعت کی تعلیم دی اسی طرح اس پر آج بھی عمل ہو سکتا ہے۔ امام حسینؑ کی تعلیم پر عمل کرنے سے دنیا ذلت، رسوائی اور غلامی سے نجات پا سکتی ہے اور دنیا میں امن وامان قائم ہو سکتا ہے۔ امام حسینؑ بیشک امام حریت ہیں، اور امام حسینؑ نے جس آب وتاب کے ساتھ آزادی کی تبلیغ کی ہے وہ دنیا کی تاریخ میں ہمیشہ سنہری حرفوں سے لکھی جاوے گی۔

امام حسینؑ کی تعلیم امن اور محبت کا پیغام ہے۔ امام حسینؑ نے دنیا کو بتا دیا کہ ظلم کی طاقتیں انسانی عزم اور انسانی ضمیر کو فتح نہیں کر سکتی ہیں۔

ذاتی رائے اور عقیدہ پر قائم رہنا انسان کا پیدائشی حق ہے اور اس معاملہ میں کسی کو مداخلت کرنے کا حق نہیں ہے خواہ حکومت وقت ہی کیوں نہ ہو۔ اور خوددار انسان ان امور میں مداخلت برداشت نہیں

کرسکتا اور ایسی مداخلت کا نتیجہ ہمیشہ منظر کربلا پیش کرے گا اور مظالم کرنیوالا اسی ذلت میں مبتلا ہو گا جس میں یزید گرفتار ہے۔

میں بلا خوف تردید کہہ سکتا ہوں کہ آج مہذب دنیا نے تعلیم حسینی کو اصولاً اپنا سنگ بنیاد بنا لیا ہے بعض اوقات پر افراد اصول سے ہٹ کر کام کرتے ہیں اور نتیجہ میں ذلت اور تکلیف اٹھاتے ہیں اور دوسروں کو بھی تکلیف میں مبتلا کرتے ہیں۔ ابھی کل کی بات ہے کہ مہاتما گاندھی نے بھی آزادی تقریر کے لیے حکومت برطانیہ کے خلاف احتجاج کیا تھا۔

امام حسینؑ نے ایک اصول کی حفاظت کے لئے عظیم الشان قربانی پیش کی۔ جس قربانی کی نظیر تاریخ عالم میں نظر نہیں آتی جو جامعیت اس قربانی میں ہے وہ کہیں ممکن نہیں ہے۔ بہادر انسان کے لئے اپنی جان دینا آسان ہے لیکن امام حسینؑ نے صرف جان کی قربانی نہیں دی بلکہ تمام ساتھی، عزیز دوست، بچے، عورتوں کی اسیری، گھر کی لوٹ ہر مصیبت کو فلاح نسل انسانی کے لیے برداشت کیا اور نسل انسانی کی آزادی اور رواداری کے پرچم کو بلند رکھا۔

معرکہ کربلا میں امام حسینؑ کے تمام رفیق جن کو وہ جان سے زیادہ عزیز رکھتے تھے موجود تھے۔ امام حسینؑ کا سارا کنبہ ساتھ تھا اور امام حسینؑ کی بہنیں جوان لڑکے۔ بھتیجے بھانجے اور ان کے عزیزوں کی اولاد غرضیکہ سب موجود تھے

امام حسینؑ جانتے تھے کہ صرف تنہا اپنی جان دینا نہیں ہے بلکہ ان سب کو قربان کرنا ہے۔ صرف مردوں کی جان کا معاملہ نہیں ہے بلکہ عورتوں کی اسیری اور بے پردگی کا بھی سوال ہے مگر ایک اعلیٰ مقصد کے حصول کے لیے۔ تہذیب انسانی کی بقاء کے لیئے امام حسینؑ نے ان سب مصیبتوں کو برداشت کرنے کا ارادہ کرلیا اور آخر وقت تک اس پر قائم رہے۔

یزیدی افواج کے مظالم کے علاوہ عرب کی گرمی۔ ریتیلا میدان۔ آگ اور تین دن کی بھوک اور پیاس، امام حسینؑ اور انکے ساتھیوں کی تکلیف میں مزید اضافہ کر رہی تھی۔ اگر امام حسینؑ کو اپنی صداقت کا یقین نہ ہوتا تو اُن کا ثابت قدم رہنا ممکن نہ تھا۔ اس جگہ یہ بات بھی قابل لحاظ ہے کہ امام حسینؑ اور ان کے ساتھیوں کی شہادت بیک وقت نہیں ہوئی۔ جس طرح ایک جہاز میں ہزاروں آدمی غرق ہو جائیں یا کسی مکان کے نیچے دب جائیں یا ایک بم کے پھٹنے سے ہلاک ہو جائیں بلکہ صبح سے سہ پہر تک باری باری امام حسینؑ کے ساتھیوں نے شہادت پائی۔

کبھی امام حسینؑ کے بچپن کے دوست حضرت حبیب ابن مظاہر میدان جنگ کو جا رہے ہیں کبھی اُن کے بھتیجے جناب قاسمؑ میدان کی اجازت طلب کرتے ہیں۔ اسی طرح امام حسینؑ کی فوج کا ایک ایک جاں نثار پروانہ وار اپنے سردار پہ نثار ہو گیا یہاں تک کہ جب امام حسینؑ کا کوئی مددگار باقی نہ رہا تو آپ خود میدان

جنگ کی طرف تنہا روانہ ہوئے اور انتہائی مظالم اُٹھا کر شہید ہوئے۔

اس جگہ یہ خصوصیت صرف امام حسینؑ کی ذات کیلئے مخصوص ہے کہ بھوک پیاس کی ایسی مصیبت کہ بچے پیاس سے قریب مرگ تھے۔ پھر یکے بعد دیگرے ساتھیوں کی مفارقت، ان کی نعشیں اُٹھانا اور مسافرت میں جدائی کے صدمے اُٹھانا۔ ان سب باتوں کے باوجود امام حسینؑ کے اوسان بالکل بجا تھے اور انکے اطمینان میں کوئی فرق نہ تھا۔ یہ اسی اطمینان کا نتیجہ تھا کہ آخر وقت بھی امام حسینؑ نے دشمن کی فوج کو سمجھانے میں کوئی فروگذاشت نہ کی۔ اور جب دشمن کسی طرح جنگ سے باز نہ آیا تو امام حسینؑ نے جنگ شروع کی لیکن اللہ کا تنہا شیر بھی لشکر روباہ پر غالب آرہا تھا اور امام حسینؑ کی تلوار سے دشمن پناہ مانگنے لگے اور دہائی دینے لگے تو امام حسینؑ نے تلوار روک لی۔

امام حسینؑ کے جملہ امور انکی عملی تعلیم تھی۔ امام حسینؑ نے دنیا کو اس عملی تعلیم سے بتا دیا کہ دیکھو اگر تم سچائی پر ہو تو ہرگز خوف نہ کرنا۔ اور سچائی کا جھنڈا آخر وقت تک بلند رکھنا۔ جبتک تم زندہ ہو اس وقت تک اس کی حفاظت کرو حفاظت اصول اور سچائی اور آزادی کے لیے زیادہ سے زیادہ قیمتی قربانی پیش کرو۔ اسکی پروا نہ کرو کہ تم کمزور ہو جان سے مارے جاؤ گے اور تمھاری کمزور قوتیں جھوٹ کی طاقت پر غالب نہ رہیں گی۔ جبتک تم زندہ ہو سچائی کے علم کی حفاظت کرو۔ جب تم دنیا سے اُٹھ گئے تو تم پر حفاظت کا بار بھی نہیں رہا۔

اسکے بعد خدا کوئی دوسرا سامان اپنی قدرت سے پیدا کرے گا۔

سچائی کی حفاظت میں عظیم الشان قربانی پیش کرنا سچائی کی فتح کی دلیل ہے۔ آپ نے دیکھا کہ امام حسینؑ اپنے ارادے پر آخر وقت تک قائم رہے اور انکو اپنے مقصد میں کامیابی ہوئی اور انکا دشمن ناکام رہا۔ بیشک امام حسینؑ کے بہتر ساتھی شہید ہو گئے لیکن وہ زندۂ جاوید ہیں جس اصول کیلئے امام حسینؑ نے جنگ کی تھی اسکا جھنڈا بلند رہا اور آج تک بلند ہے، یزید اپنی زبردست قوت کے باوجود آپکے اصول کو نہ توڑ سکا اور اپنی بات نہ منوا سکا اور اس کو ذلت و شرمندگی نصیب ہوئی۔ امام حسینؑ نے نہ صرف یزید کو بلکہ دنیا کے تمام سرکش اور ظالموں کو بتا دیا کہ سچائی کی قوتوں کے مقابلہ میں تمہاری قوت ہیچ ہے اور اس طرح امام حسینؑ نے تمام کمزوروں کے دلوں کو مضبوط کر دیا اور ان میں جذبۂ حریت کی لہر دوڑا دی۔

امام حسینؑ روحانی شخصیت کے مالک تھے مگر انھوں نے دنیا کو یہ بھی بتا دیا کہ تدبیر سے انسان کو کسی وقت بھی غافل نہ رہنا چاہیئے۔ چنانچہ امام حسینؑ نے اپنے دوستوں کو دور دور سے خطوط لکھ کر بلایا اور روز جنگ اپنے مختصر ساتھیوں کو اس طرح ترتیب دیا جیسے کہ ایک جنرل اپنی سپاہ کو میدان جنگ کے لئے مرتب کرتا ہے۔ ظاہری طریقہ پر امام حسینؑ نے حفاظت کی تمام تدابیر اختیار کیں۔ عورتوں کے خیمہ کے گرد خندق کھود کر اسمیں آگ جلا دی تاکہ دشمن یکبارگی پشت سے خیام پر ملیغار کے ساتھ حملہ نہ کر سکے۔

آج ہمارے بعض ناسمجھ ہندوستانی کہتے ہیں کہ ہم مجبوری طاقتوں کا مقابلہ

کس طرح کریں میں جواب میں کہہ سکتا ہوں کہ ہم اسی بے سرو سامانی کے ساتھ مخالفین کے ٹینک طیارہ اور بم کا مقابلہ کرینگے جس طرح امام حسینؑ نے ۷۲ سپاہیوں سے لاکھوں افواج کا مقابلہ کیا تھا۔ جبتک ہم زندہ ہیں ہم کو اپنی آزادی کی حفاظت کرنا ہے اپنے گھربار کو بچانا ہے اپنی عورتوں اور بچوں کی جان اور عزت کی حفاظت کرنا ہے جب ہم دنیا میں نہ رہے جب ہمارا ایک بھی سپاہی نہ رہا تو ہمارے گھربار۔ عورتوں، بچوں کی حفاظت کی ذمہ داری پھر ہم پر نہیں رہی۔ پھر۔ خدا سب کا نگہبان ہے جس طرح وہ رکھے اس کا مال ہے ہم سبکدوش ہو چکے ہم نے اپنا فرض ادا کر دیا۔

امام حسینؑ کی تعلیم عزم۔ استقلال۔ سچائی۔ امن اور محبت اور حریت کا پیغام ہے جس سے سب قومیں اور ہر مذہب کے لوگ یکساں نفع اُٹھا سکتے ہیں اور یکساں نفع اُٹھا رہے ہیں۔ امام حسینؑ کی تعلیم نے ہم کو یہ بھی بتا دیا کہ ہماری زندگی کیلئے اعلیٰ مقاصد ہیں۔ اعلیٰ مقاصد اسی وقت دنیا کی نگاہ میں معزز قرار پا سکتے ہیں جب کہ ہم ان کے تحفظ کے لیے عظیم الشان قربانیاں پیش کرنے پر آمادہ رہیں اور وقت پر ضرور عظیم الشان قربانیاں پیش کریں اگر ایسا نہیں ہو تو ٹائیں ٹائیں فش۔ اعلیٰ مقاصد بغیر قربانی دیئے باقی نہیں رہ سکتے۔

ہمارے بہت سے بھائی اصلاح۔ تنظیم۔ آزادی۔ سچائی۔ امن۔ اتحاد کے مضامین پر تحریروں اور تقریروں کے دریا بہا دیتے ہیں لیکن اگر دیکھئے کہ وہ ان مقاصد کے حصول کیلئے کوئی قربانی کرنے کو آمادہ ہیں تو نتیجہ میں آپکو مایوسی ہوگی۔

امام حسینؑ کے سامنے اعلیٰ مقصد آزادی کا ملہ تھا۔ اس مقصد کی حفاظت کیلئے امام حسینؑ نے قربانی پیش کی اور آج مہذب دنیا کے ہر گوشہ میں اقوام عالم نے اس اصول کو مان لیا۔ آپ بھی اگر کسی اعلیٰ مقصد کے پیش نظر قربانیاں پیش کر سکتے ہیں تو آج بھی کامیابی آپکا قدم چومنے کے لیے تیار ہے۔ امام حسینؑ کے مقابلہ میں جس طرح یزید نے شکست کھائی اسی طرح ہمارے مقابلہ میں بھی ظلم کی طاقتیں طیارہ اور توپ سے فتح نہیں پا سکتیں لیکن قربانیوں کے ساتھ ساتھ ہم کو بھی زیر منزل کے جملہ مدارج اسی طرح طے کرنا ہونگے جس طرح امام حسینؑ نے طے کئے اور خوف وہراس کو دل سے نکالنا ہوگا۔ اگر ہم کو اپنے مقصد کی سچائی کا یقین ہے تو ہم کو اپنی کامیابی کا یقین رکھنا ضروری ہے۔

اگر امام حسینؑ کے کارنامے کے ساتھ ان کے ساتھیوں کے جذبہ ایثار اور وفاداری اور ان کی فرض شناسی اور زریں خدمات کا تذکرہ نہ کیا جائے تو یہ بے انصافی ہوگی۔ کیونکہ کربلا کا معرکہ تنہا امام حسینؑ نے سر نہیں کیا بلکہ انکی کامیابی میں ان کے تمام رفیق اور مددگار شریک ہیں۔ جس طرح کہ ایک لڑائی کے جیتنے میں جنرل کی تدبیر اور سپاہیوں کی عرق ریزی شریک رہتی ہے امام حسینؑ کے ساتھیوں کی رفاقت اور فرض شناسی ہمیشہ دنیا کی تاریخ میں سنہری حرفوں سے لکھی جائیگی سچ تو یہ ہے کہ دنیا کے کسی سپہ سالار کو ایسے فرض شناس اور وفادار سپاہی اور معاون نہیں ملے۔ کہنے کو لوگ کہتے ہیں کہ ہم آخری قطرہ خون سے

دریغ نہیں کریں گے اور جب تک ایک سوار اور ایک گھوڑا ہمارے پاس ہے
اس وقت تک اپنے ارادے پر قائم رہیں گے لیکن اس کی سچی مثال معرکۂ کربلا
ہر اول تو اتنی مختصر فوج کا ایک عظیم الشان لشکر کے مقابلے میں ثابت قدم
رہنا عجائبات دنیا میں سب سے نادر نمونہ ہے اس کے ماسوا گرمی کے موسم
میں تین روز و شب بے آب و غذا رہنے کے بعد پروانہ وار نثار ہونا اور
کل جمعیت میں ایک شخص کا بھی دشمن کی اطاعت قبول نہ کرنا۔ بھاگنے کا
خیال دلمیں نہ لانا۔ اپنے مصائب کا خیال دل میں نہ لانا ایسا کارنامہ ہے کہ
اس کی تعریف جتنی بھی کی جائے کم ہوگی۔ امام حسینؑ کے ساتھیوں کو اپنی
جان جانے کا ذرا بھی خیال نہ تھا بلکہ آخر وقت تک مرتے مرتے بھی وہ
اپنے ساتھیوں سے وصیت کر گئے کہ وہ امام حسینؑ کی نصرت میں کوتاہی نہ کریں
امام حسینؑ کے ساتھیوں نے نہایت واضح طور پر دنیا کو بتا دیا کہ سردار کی
حفاظت اور رفاقت اور وفاداری اس طرح کرنا چاہیئے۔ امام حسینؑ کے معاون انکے
حکم کے تابع تھے اور کسی امر میں حکم کی خلاف ورزی نہیں کرتے تھے مثال کے طور پر
دیکھیئے کہ کربلا کے راستہ میں جب دشمن کی فوج کا ہر اول ایک ہزار لشکر کے ساتھ
نہایت پریشانی کے عالم میں امام حسینؑ کی مختصر سپاہ کے قریب آیا اس وقت
یزیدی لشکر بہت پیاسا تھا۔ امام حسینؑ نے حکم دیا کہ ان سب کو پانی پلاؤ۔ اس
حکم کی تعمیل امام حسینؑ کے لشکریوں نے اسطرح کی کہ اپنے لیئے ایک قطرہ بھی پانی کا نہ رکھا

ہم ہندوستان کے رہنے والے پانی کی قدر نہیں جان سکتے کیونکہ یہاں ہر منزل اور ہر راستہ میں پانی بکثرت ملتا ہے لیکن عرب میں بعض مرتبہ سیکڑوں میل تک پانی نہیں ملتا۔ یہ امام حسینؑ اور ان کے لشکریوں کا ظرف تھا کہ اُنھوں نے دشمن کے ساتھ یہ مراعات رواداری اور انسانیت دکھائی اور یہ یزیدی فوج کی کم ظرفی تھی کہ دریا کے قریب امام حسینؑ کا خیمہ دریا کے قریب لگایا گیا تھا۔ یزیدی فوج نے مطالبہ کیا کہ خیام حسینی دریا سے دور لگائے جائیں اور درصورت عدم تعمیل لڑائی جاری کرنے کا قصد کیا۔ امام حسینؑ کے ساتھی ہٹنا نہیں چاہتے تھے اور لڑنے پر آمادہ تھے مگر امام حسینؑ کی نگاہ زیادہ دور رس تھی امام حسینؑ نے ارشاد فرمایا کہ دنیا کہے گی کہ امام حسینؑ نے پانی کے لیے جنگ کی اور انسانی خونریزی کو گوارا کیا اس لیے خیام کو ہٹانے کا حکم دیا کیونکہ امام حسینؑ اپنے مقصد کو اشتباہ میں رکھنا نہیں چاہتے تھے۔ امام حسینؑ کا حکم ملتے ہی دریا سے خیام ہٹا لیے گئے۔

روز عاشورہ امام حسینؑ نماز میں مشغول تھے کہ یزیدی فوج نے تیروں کی بارش شروع کر دی اس وقت کچھ حسینی جاں نثار حفاظت میں مصروف تھے ان بہادروں نے تیروں کو اپنے سینہ پر روکا اور اپنے سردار کی اجازت کے بغیر کوئی حربہ اپنی جانب سے دشمن پر نہیں کیا (Discipline) ڈسپلن اور وفاداری کی مثال اس سے بہتر تاریخ دنیا میں ممکن نہیں ہے۔ اس طرح کثیر تعداد میں ناصران امام شہید ہو گئے لیکن اُنھوں نے اپنی جگہ سے جنبش نہ کی۔ اس طرح حسینی فوج نے

افواج دنیا کو فرماں برداری اور ڈسپلن کی تعلیم دی۔
حسینی سپاہ کی وفاداری کی داستان بہت عبرت خیز اور سبق آموز ہے۔
مثال کے طور پر دیکھیے کہ امام حسینؑ کی پیاس کے خیال سے امام حسینؑ کے ناصروں نے
یہ ارادہ کرلیا تھا کہ جب تک امام حسینؑ اور ان کے بچوں کو پانی نہ پلادیں گے خود بھی
نہ پئیں گے اور وہ اس ارادے پر تا مرگ قائم رہے۔ تواریخ سے ظاہر ہوتا ہے کہ بعض
شجاعان فوج حسینی دشمن کی فوج کے پہرے کے باوجود دریا تک پہونچ گئے مثلاً
بریر ہمدانی اور عباسؑ ابن علیؑ۔ ان حضرات نے اپنا گھوڑا دریا میں ڈال دیا اور
مشکیزہ پانی سے بھرلیا۔ چاہا کہ خود بھی اپنی پیاس بجھالیں مگر حسینؑ کے بچوں کی
پیاس یاد آگئی اور ان بہادروں نے ایک قطرۂ آب سے بھی حلق تر نہ کیا۔
امام حسینؑ کے ساتھ جو مستورات تھیں اُنھوں نے کمال جرأت اور ہمدردی
کا ثبوت دیا۔ ان بی بیوں نے امام حسینؑ سے ضد کی کہ ان کے بچوں کو میدان جنگ
میں جانے کی اجازت دی جائے۔ ہر خاتون یہ چاہتی تھی کہ اس کا بیٹا۔ شوہر یا
بھائی سب سے پہلے میدان جنگ میں جانے کی اجازت پائے۔ اور امام حسینؑ کی
نصرت میں اپنی جان فدا کرے جب امام حسینؑ کی فوج میں کوئی جوان باقی نہ رہا
تو آپ کی بہن نے خود امام حسینؑ کو گھوڑے کی رکاب پکڑ کر سوار کیا اور باوجود شدت
مصائب کے اس وقت تک خیام کے اندر بیٹھی رہیں جبتک کہ آخری خیمہ میں آگ نہ لگی۔
اس جگہ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ امام حسینؑ نے کس فضا میں نشوونما پائی تھی

اور ان کی زندگی کس طرح بسر ہوئی تھی اس بارے میں تحقیقات کیجیئے تو آپکو معلوم ہوگا کہ امام حسینؑ کی زندگی بہت پاکیزہ اور سادہ تھی حضرت محمدؐ صاحب کا نواسہ ہونے کے باوجود امام حسینؑ نے اپنی زندگی نہایت عسرت کے ساتھ بسر کی نہ رہنے کیلئے عالیشان اور پرتکلف قلعے اور محل اختیار کئے نہ لطیف غذا اور زرتار لباس کی طرف توجہ کی آپکے رہنے کے مکانات نہایت سادہ اور معمولی تھے جن کے نشانات آج تک موجود ہیں کھانے کی یہ حالت تھی کہ جو کی روٹی پر قناعت تھی اور اکثر اوقات وہ بھی دو دو دن تک نہ ملتی تھی اگر دو دن کے فاقے کے بعد دسترخوان پر گئے اور کسی بھوکے نے سوال کیا تو سب کھانا اس کو دیدیا اور خود پانی سے روزہ کھول کر خدا کا شکر ادا کیا اور غریبوں اور مجبوروں کے لیئے بہتر سے بہتر غذائیں فراہم کیں ان کی ضرورتیں پوری کرنیکے لئے امام حسینؑ کی والدہ محترمہ نے اپنے اوڑھنے کی چادر تک شمعون یہودی کے پاس رہن کر دی۔ لباس کا یہ حال تھا کہ ہمیشہ موٹا لباس استعمال کیا جسکو ہندوستانی اصطلاح میں کھدر کہا جا سکتا ہے یہ لباس بھی اکثر کہنہ جسمیں سیکڑوں پیوند لگے رہتے تھے اس طرح امام حسینؑ نے نفس کشی اور غربت کی زندگی بسر کی تاکہ دنیا کے لوگ سمجھ لیں کہ لطیف غذائیں انسان میں طاقت اور شجاعت نہیں پیدا کر سکتی ہیں بلکہ شجاعت اور حقیقی عافیت روح سے تعلق رکھتی ہے اور روحانی طاقت پاکیزہ اور سادہ زندگی۔ غریبوں کی مدد اور مصیبت زدہ لوگوں کے ساتھ ہمدردی کرنے سے پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح قیمتی اور خوبصورت لباس انسانی عزت کا ذریعہ نہیں ہے۔

بلکہ حقیقی عزت نیک اعمال سے حاصل ہو سکتی ہے۔ آپ کی تعلیم غریبوں کے لیے چشمۂ امید ہے اور غریب اور کم سرمایہ رکھنے والے لوگ ہی امید کر سکتے ہیں کہ اگر وہ با اصول اور نیک اعمالی کی زندگی بسر کریں تو وہ ترقی اور عزت کے اعلیٰ منازل تک پہنچ سکتے ہیں ان واقعات سے ہمارے غریب ہندوستانی بھائی سبق حاصل کر سکتے ہیں ان کو جاننا چاہیے کہ ملک اور قوم کی امیدیں ان کے ساتھ وابستہ ہیں اور قومی عزت اور حریت کے حصول میں ان کی ذمہ داریاں اہم ہیں اور ان سعادتوں کے حاصل کرنے میں ان کو اپنی غربت سے بددل نہ ہونا چاہیے، ان کی غربت ان کے کام میں سدراہ نہیں ہو سکتی بلکہ نسل انسانی کے فائدے کے بہترین کام ہمیشہ غریبوں کے ہاتھ سے سر انجام پائے ہیں۔ غریبوں کو اپنی غربت یا کمزوری کے باعث قومی ضروریات سے ہرگز بے خبر نہ ہونا چاہیے بلکہ ان کو یہ یاد رکھنا چاہیے کہ دنیا کے برگزیدہ لوگوں کے نقش قدم پر چل کر ہی غریب طبقہ نسل انسانی کے لیے زیادہ سے زیادہ مفید کام کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے اور دنیا کے سرمایہ دار طاقتور جابر اور ظالموں کے مقابلہ میں کامیابی اور فتح حاصل کر سکتا ہے۔

حضرات! ان وجوہ کی بنا پر جن کو بہت ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں میں نے آپ کے سامنے پیش کیا۔ میں امام حسینؑ کی ذات سے عشق رکھتا ہوں میری یہ دلی خواہش ہے کہ اقوام عالم اور بالخصوص میرے ہندوستانی بھائی امام حسینؑ کو اپنے اصلی رنگ میں دیکھیں۔

پبلیشر مرزا حید رحسین اسسٹنٹ سکریٹری امامیہ مشن۔ لکھنؤ